O

رموزِ نفس کا آساں تریں بلاغ ہوں میں
تمام بوجھ اُٹھا کر بھی اب فراغ ہوں میں

اندھیری رات میں جلتا ہوا چراغ ہوں مَیں
حقیقتوں کو سمجھنے کا اک سراغ ہوں مَیں

وہ مجھ سے آج بھی جذبوں کی بات کرتا ہے
اسے خبر ہی نہیں ہے کہ بس دماغ ہوں مَیں

https://emad-ahmad.com/

مَیں اپنے شر سے حفاظت کی مانگتا ہوں دعا
کہ آپ اپنے ہی دامن پہ ایک داغ ہوں مَیں

حدودِ نفس کو لے کر مَیں ایک زنداں ہوں
پر اپنی روح کی خاطر تو ایک باغ ہوں مَیں

عماد ذات کے اندر میں ایک نغمہ ہوں
حدودِ قلب سے باہر بس ایک کاغ ہوں مَیں

https://emad-ahmad.com/